OPEN ACCESS
Journal of Islamic & Religious Studies
ISSN (Online): 2519-7118
ISSN (Print): 2518-5330
www.uoh.edu.pk/jirs

JIRS, Vol.:3, Issue: 1, Jan-June 2018
DOI: 10.36476/JIRS.3:1.06.2018.07, PP: 95-105

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی خدماتِ سیرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علمی و تحقیقی جائزہ

Research Study of the Contribution of Mufti Muhammad Shafiʻ in Sīrah Studies

Scan for Online Version

Asadullah
PhD Scholar, Department of Islamic Studies
Federal Urdu University, Abdul Haq Campus, Karachi, Pakistan

Abstract

Mufti Muhammad Shafi' was a great spiritual leader, Pakistan's grand mufti and a renowned Islamic scholar as well. He served in different fields with his knowledge, research and writings. He translated and wrote the interpretation of the Holy Qur'ān, he had keen grasp on Fiqh, Hadith and other religious affairs. Thousands of fatwas had been issued by him and he built a well known Islamic university named 'Jamia Darul uloom Karachi.' He participated in politics as well for the national cause and struggled too much for the Islamic contribution in the constitution of the Islamic Republic of Pakistan. This research paper is about his efforts that he made for the life of the Holy Prophet Muhammad (peace be on him). He wrote several books on Seerat-e-Nabawi, he defended Khatm-e-Nubuwwat and fought against Qadyaniyyat. This report has the abstract frame on specific grounds regarding Sīrah, Sunnah and teachings of Holy Prophet. It will portray a very brief description on Mufti Shafi's services in Sīrah's aspect.

Keywords: *Khatm-e-Nubuwwat, Mufti Shafi', Sīrah, sunnah, sīrah aspects.*

تمہید:

سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا موضوع ہر دور میں محدثین، علمائے متقدمین و متأخرین، مسلمان اہلِ علم و دانش، سیرت نگاروں و غیر مسلم مفکرین کی خامہ فرسائی کا موضوعِ بحث اور تحقیق کا محور و مرکز رہا ہے۔ایک تو اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ کا مطالعہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونا ہمارا دینی فریضہ ہے، دوسرا یہ کہ سرورِ کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور سیرتِ طیبہ کا ابلاغ ہمارا دینی و مذہبی فریضہ ہے، قرآن مجید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو ہمارے لئے ایک کامل نمونہ قرار دیا گیا ہے۔اخلاق و آداب کا ہر معیار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ سے ملتا ہے۔

یہ ایک تاریخ ساز حقیقت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر متعدد زبانوں میں بے شمار کتب لکھی جا چکی ہیں اور لکھی جا رہی ہیں۔زیر نظر تحقیقی مقالہ میں مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی خدمات سیرت کا ایک مختصر سا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

CC BY

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کا تعارف:

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کے والد کا نام مولانا محمد یاسین تھا اور آپ کا آبائی وطن دیوبند ہے جو ضلع سہارنپور، یوپی میں برصغیر کا مشہور ترین قصبہ ہے، آپ دیوبند میں ۲۰، ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ کی درمیانی شب بمطابق جنوری ۱۸۹۷ء کو پیدا ہوئے[1]۔

آپ کے والد مولانا محمد یاسین حافظِ قرآن اور عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ دار العلوم دیوبند کے ہم عمر تھے۔ بچپن سے وفات تک دار العلوم دیوبند ہی میں زندگی گزاری۔ آپ کی عادت تھی کہ جب بھی موقع ملتا، اپنے والد بزرگوار کے ساتھ اکابر علماء وصلحاء کی بابرکت مجلسوں میں جا بیٹھتے، شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن کی مجلس میں حاضری اکثر ہوا کرتی تھی[2]۔

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

ادب وعظمت، اتباع واطاعت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بزرگوں کا شیوہ رہا ہے۔ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ جب مدینہ طیبہ جاتے تو کبھی روضۂ اقدس کی جالی تک پہنچ ہی نہیں پاتے تھے، بلکہ ہمیشہ یہ دیکھا کہ جالیوں کے سامنے ستون سے لگ کر کھڑے ہو جاتے، وہاں اگر کوئی کھڑا ہوتا تو اس کے پیچھے ہو کے کھڑے ہو جاتے، ایک دن فرمانے لگے کہ "ایک مرتبہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید تو بڑا شقی القلب ہے، یہ اللہ کے بندے ہیں، جو جالی کے قریب تک پہنچ جاتے ہیں اور قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں"، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جتنا بھی قرب حاصل ہو جائے، نعمت ہی نعمت ہے لیکن کیا کروں کہ میرا قدم آگے بڑھتا ہی نہیں، آپ ادب واحترام اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے کے تحت عاجزی وبے نیازی، انکساری کا مظاہرہ فرماتے، اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے آداب کو ہمیشہ ملحوظ رکھتے[3]۔

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی تصانیف کا عمومی منہج:

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی تمام تالیفات میں چند خصوصیات ایسی ہیں، جو ان کی تحریر کا مخصوص رنگ اور اسلوب ومنہج کہلا سکتی ہیں، اسی مخصوص طرز کی بنا پر آپ کی تمام تصانیف اور کتبِ سیرت میں خاص طور پر وہ جو اردو زبان میں لکھی گئیں بہت مقبول ہوئیں، آپ کی تحریر کی اہم خصوصیات یہ ہیں:

i. پہلی خصوصیت ان کی زبان کے بے ساختگی اور سلاست ہے، یہ کسی مسئلہ پر قلم اٹھاتے ہیں تو اسے ایسے عام فہم انداز میں صاف صاف بیان کرتے ہیں کہ متوسط استعداد کا آدمی بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکتا ہے۔ عبارت میں بے جا طول اور مطالب میں پیچیدگی سے ان کی تحریر مبرّا ہوتی ہے۔

ii. دوسری خصوصیت ان کے لب ولہجہ میں متانت اور سنجیدگی ہے۔ وہ بدترین مخالف کے مقابلے میں تحمل اور متانت سے بات کرتے ہیں اور تلخی واکتاہٹ سے ہمیشہ دامن کشاں رہتے ہیں۔ ان کی تحریر میں آپ کو فقرے بازی کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔

iii. تیسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ جس موضوع کو لیتے ہیں، اس کے ساتھ پوری وفاداری کرتے ہیں اور موضوع کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہنے دیتے۔

iv. چوتھی خصوصیت ان کے تفقہ میں استدلال کی قوت ہے جو ان کی ہر تصنیف میں نمایاں ہے۔ وہ فقیہ النفس ہیں اور ان کی ہر عبارت تفقہ کی آئینہ دار ہے۔

۷۔ پانچویں خصوصیت مطالب کی تہذیب اور مضامین کی ترتیب کا خداداد سلیقہ ہے۔

خدماتِ سیرت صلی اللہ علیہ وسلم (تصانیف وتقاریر):

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے پاکستان میں تحفظ ختم نبوت میں بڑا اہم کردار ادا کیا اور اس کی بڑی وجہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا جذبہ تھا جس سے آپ کا سینہ سرشار تھا۔ اسی جذبے سے معمور ہو کر آپ نے اپنی دیگر تصانیف کے ساتھ ساتھ سیرتِ طیبہ کے موضوع پر کچھ تصانیف بھی کیں۔ ان میں سے بعض تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سیرت کو جامع ہیں اور بعض آپ کی سیرت کی خاص جہتوں کو نمایاں کرتی ہیں۔ بنیادی طور پر آپ ایک محقق اور محتاط مصنف اور سیرت نگار تھے، اس کے ساتھ ساتھ حقیقت پسند بھی تھے، اس لئے آپ کی سیرت نگاری جذبۂ عشق سے معمور تو ہے، مگر لفاظی سے معرا ہے۔

چنانچہ آپ کی مشہور ومتداول کتاب "سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم"، جو وفاق المدارس پاکستان کے نصاب میں بھی شامل ہے، کے متعلق مفتی محمد تقی عثمانی کہتے ہیں:

> "یہ کتاب سیرتِ طیبہ کے اہم گوشوں اور پہلوؤں پر عشق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور اور مخمور ہو کر لکھی گئی ہے، اپنے موضوع پر نہایت آسان اسلوب اور مختصر پیرائے میں تالیف کی گئی ہے۔ یہ ہند و پاک کے متعدد مدارس میں داخلِ نصاب ہے اور اس کے متعدد ہندی، گجراتی اور بنگالی وغیرہ زبانوں میں ترجمے شائع ہو چکے ہیں"[4]۔

ذیل میں مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی سیرت کے موضوع پر تحریر کردہ رسائل وکتب کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

۱۔ ختم النبوۃ فی القرآن:

۲۷۰ صفحات پر مشتمل یہ ضخیم رسالہ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی عظیم الشان "ختم نبوت کامل" (بر سہ حصص) کا پہلا حصہ ہے۔ اس میں تقریباً ۱۰۱ آیات قرآنیہ کی تفسیر وتشریح کر کے مسئلۂ ختم نبوت کے ہر پہلو کو واضح اور اجاگر فرمایا گیا ہے۔ جھوٹی نبوت کے مدعی گروہ نے ختم نبوت کے متواتر اجماعی عقیدہ سے عام مسلمانوں کو برگشتہ کرنے اور اپنے مکر وفریب کے جال میں پھنسا کر گمراہ کرنے کے لئے جہاں اور طرح طرح کی تلبیسات سے کام لیا، وہاں قرآن کریم کی آیاتِ بینات کو بھی اپنی تحریفات کا تختۂ مشق بنانے سے در گزر نہیں کیا۔ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے اس رسالہ میں اس گروہ کی تمام تحریفات وتلبیسات کا پردہ چاک فرما کر شکوک وشبہات کا ازالہ کیا ہے۔ ان کا روئے سخن چونکہ ایک ایسے فرقہ کی طرف تھا جو قرآن کریم کے ماننے کے دعویٰ باطلہ کے اثبات میں قرآنی آیات کو ان میں معنوی تحریف وتبدیل کر کے پیش کر رہا تھا، اس لئے مسئلہ زیر بحث کو قرآن کریم کی آیات سے مدلل کر کے پیش کرنا ضروری تھا تاکہ مسئلہ کا قطعی اور واضح ثبوت قرآنی آیات سے سامنے لا کر منکر کے لئے انکار کی کسی پہلو سے بھی گنجائش باقی نہ رہے اور اس پر اتمام حجت ہو جائے، اس لئے ختم نبوت کے ثبوت میں قرآن مجید کی آیات کو پیش کرنے کے ساتھ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے قطعی نزاع کے لئے تفسیر قرآنی کی صحت کا صحیح معیار بھی قائم کیا، مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> "آج کوئی شخص کسی آیت کی تفسیر معلوم کرنا چاہے اس کے لئے نہایت سہل اور سلامتی کا راستہ یہ ہے کہ وہ سلف صالحین صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہ اللہ کی تفاسیر کو اپنا قدوہ بنا کر ان کی اختیار کردہ تفسیر کو قرآن کی مراد سمجھے اور جو کوئی معنی جمہور صحابہ وتابعین واسلاف امت کے خلاف سمجھ میں آئیں، ان کو اپنی غلط فہمی اور قصور علم کا نتیجہ سمجھے"[5]۔

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے قرآن مجید کی روشنی میں عقیدۂ ختمِ نبوت کے ہر پہلو پر بڑی جامعیت اور تفصیل کے ساتھ قادیانی فرقہ کے دجل اور اس کی تحریفات وتشکیکات کا ازالہ فرما کر منکرینِ ختمِ نبوت پر اللہ تعالیٰ کی حجت پوری کر دی، اس حوالے سے مفتی محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ رحمہ اللہ نے کتاب "ختم نبوت" قادیانیوں کے رد میں تالیف فرمائی، جس میں آپ نے قرآن وحدیث اور اجماعِ امت کی روشنی میں "عقیدۂ ختم نبوت" پر ٹھوس دلائل دیئے ہیں، اس فرقے کی طرف سے وارد کردہ گمراہ شبہات پر اس عمدہ انداز میں رد کیا ہے جو ہر ایک کیلئے قابل قبول فہم اور ادراک سے قریب تر اور شکوک و شبہات کی اس پُرآشوب فضا سے یقین کی ٹھنڈی چھاؤں کی طرف نکلنے میں بھرپور معاون ہے"[6]۔

۲۔ ہدیۃ المہدیین فی آیات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم:

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی یہ تالیف بھی عربی زبان میں عقیدۂ ختمِ نبوت کے سلسلہ کی تفسیری خدمت ہے۔ عرب ممالک کے ناواقف مسلمانوں میں قادیانیوں کے دجل وتلبیسات کی وجہ سے عقیدۂ ختمِ نبوت میں شکوک وشبہات پیدا ہونے کا اندیشہ تھا، اس رسالہ سے ان کا ازالہ مقصود ہے۔ یہ کتاب بھی سیرتِ طیبہ کے اہم پہلو ختمِ نبوت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آفاقی وابدی رسالت ونبوت سے تعلق رکھتی ہے[7]۔

مولانا انور شاہ کشمیری اپنی تقریظ کے آخر میں اس کتاب کے فوائد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وهاك رسالة تفسيرية حديثية كلامية فقهية، وبعد ذلك كلّه أدبية يسري ألفاظها سراية الروح في البدن، ويقع في قلب المؤمن كحلاوة الإيمان، ويجري في العروق كمحض اللبن"[8]

"آپ کے سامنے یہ رسالہ پیش خدمت ہے، جو (انقطاعِ نبوت اور ردِ قادیانیت کے) تفسیری، حدیثی، کلامی اور فقہی دلائل پر مشتمل ہے، مزید برآں یہ رسالہ ایک ادبی شہ پارہ ہے جس کے الفاظ دل ودماغ میں یوں سرایت کر جاتے ہیں جیسے بدن میں روح سرایت کر جاتی ہے اور یوں فرحت محسوس ہوتی ہے جیسے مومن کے دل میں حلاوتِ ایمانی کا مزہ محسوس ہوتا ہے اور اس کے اثرات رگوں میں دوڑنے لگتے ہیں"

۳۔ ختم النبوۃ فی الحدیث:

یہ کتاب بھی متعلقاتِ سیرت اور ختم نبوت پر دلالت کرنے والی احادیث کا جامع ترین ذخیرہ ہے، اور اب "ختم نبوت کامل" کا ایک جزء ہے۔[9]

۴۔ جوامع الکلم:

مفتی محمد تقی عثمانی اس حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

"یہ رسالہ درحقیقت اخلاق وآداب سے متعلق چہل حدیث پر مشتمل ہے اور "سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم" کے آخر میں شائع ہو گیا ہے"[10]۔

۵۔ آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

اس رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل واخلاق جمع کئے گئے ہیں[11]۔

۶۔المأمول المقبول فی ظلّ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم (سایۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم):

یہ رسالہ آپ کے فتاوی کے مجموعہ "امداد المفتیین" (کتاب السیر والمناقب) کاحصہ ہے اور اس میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ آپ علیہ السلام کا سایہ نہ ہونا آپ کی خصوصیت کے طور پر احادیث سے ثابت ہے یا نہیں، اور اس میں خصائص کبریٰ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی اس روایت کی مکمل تحقیق ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں پڑتا تھا[12]۔

۷۔تنقیح الکلام فی إحکام الصلاۃ والسلام:

یہ رسالہ عربی میں ہےاور تفسیر "احکام القرآن" کاحصہ ہے، اس میں آیت "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ" کی مبسوط تفسیر ہے، جس میں درود وسلام کے احکام تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں[13]۔

۸۔آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وشمائل اور حلیہ شریفہ ومعجزات کو اس رسالہ میں اختصار کیساتھ جمع فرمایا گیا ہے۔۱۳۴۶ھ میں مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے ایک مختصر رسالہ "سیرت خاتم الانبیاء" لکھا تھا، اس کے کچھ ہی عرصے بعد زیر نظر رسالہ کی اشاعت ایک ماہانہ رسالہ میں قسط وار شروع ہوئی لیکن بعض اسباب کی وجہ سے اس رسالہ کی اشاعت کا سلسلہ بند ہو گیا۔ بیس سال بعد حضرت رحمہ اللہ کے دل میں اس کی تکمیل کا تقاضا پیدا ہوا اور چند ایام میں اس کی تکمیل فرمادی۔اس رسالہ کی بنیاد دراصل امام غزالی کا مشہور رسالہ "آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم" ہے، حضرت مفتی صاحب نے اس رسالہ کا سلیس ترجمہ اور ضروری تشریح فرمائی ہے اور ہر بات کا حوالہ کتب سے دیا ہے۔اس کتاب کو پڑھنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیۂ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے متعلق صحیح معلومات حاصل ہوتی ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے[14]۔

۹۔إعلام السؤول عن إعلام الرسول صلی اللہ علیہ وسلم: (علمِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق):

یہ رسالہ "جواہر الفقہ" جلد دوم کا حصہ ہے۔اس رسالہ میں مفتی صاحب نے پرچمِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنی تحقیقات پیش کی ہیں جس میں احادیث سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عَلَم (جھنڈے) کا رنگ کیسا تھا نیز اس کتاب میں بعض عصری سوالات کا جواب بھی دیا گیا ہے[15]۔

۱۰۔ذکر اللہ اور فضائل ومسائل درود وسلام:

یہ کتاب مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے بعض احباب کے مشورہ اور اصرار پر ۱۳۸۲ھ میں مسلمانوں کی زبوں حالی سے متاثر ہو کر بطورِ علاج تالیف کی تھی اس کتاب کی تالیف کا محرک بھی ان کا وہی جذبۂ خیر ہے کہ جس طرح مسلمان اپنی ظاہری و باطنی حالت سنواریں اور دین پر عمل کرکے اپنی نجات کا سامان پیدا کریں۔اس کتاب سے ذکر اللہ کے فضائل سے آگاہی ہوتی ہے، درود شریف کی اہمیت اور مقام واضح ہوتا ہے، ذکر اللہ اور درود شریف پڑھنے کا ذوق و شوق اور اس کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے، مختصر وقت میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کا بہترین نسخہ ہے۔اس کتاب کی ہر بات مدلل اور مبرہن ہے، ہر موضوع پر حوالہ جات اور مصادر ومراجع پیش کئے گئے ہیں۔ اس تصنیف میں حسبِ ضرورت فقہی جزئیات ومسائل بھی بیان کئے گئے

ہیں[16]۔

۱۱۔ سیرتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم:

یہ کتاب مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کے ذخیرۂ تصانیف میں سے مضامینِ سیرت کا انتخاب اور مجموعہ ہے جس کے مرتب محمد اقبال قریشی ہیں۔اس مجموعہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں مکمل سیرتِ طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر بعض ایسے اہم مباحث بھی موجود ہیں، جو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری کتابوں میں موجود نہیں۔اس کتاب میں مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی سیرت پر تصنیف کردہ دو کتب "آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم" اور "سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم" کو مکمل شامل کیا گیا ہے۔"سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوانات کے تحت آپ کی دیگر تصانیف سے مواد کو بھی شامل کیا گیا ہےاس لحاظ سے یہ کتاب مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی سیرتِ طیبہ کے موضوع پر لکھی جانے والی تمام کتب کا مجموعہ ہے۔

اس کتاب کے دو حصے ہیں، پہلے حصہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل سیرتِ طیبہ، تاریخی واقعات اور سنین کے حساب سے ترتیب بیان کی گئی ہے، دوسرے حصے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ جمیلہ واخلاقِ کریمہ کو جمع کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے[17]۔

۱۲۔ اَوجزِ السِّیَر لخیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم: (سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم):

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ سے بعض احباب نے اسلامی انجمن کے لیے سیرت پر ایک رسالہ تصنیف کرنے کی درخواست کی جس میں اختصار کے ساتھ آسان زبان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا ایک اجمالی نقشہ مکمل طور پر روایات میں احتیاط کو مدنظر رکھ کر کھینچا گیا ہو۔آپ نے اس درخواست کو قبول کیا اور ۱۳۴۶ھ میں ایک انتہائی مختصر مگر جامع کتاب لکھی جس میں تمام ضروری اور اہم واقعات کے ساتھ بہت سے معرکۃ الآراء مسائل مثلاً تعدد ازواج، جہاد اور واقعۂ معراج وغیرہ پر مخالفین کے اعتراضات و شبہات کے مدلل اور شافی جوابات دیئے۔اسی اختصار کی بناء پر اس رسالہ کا نام "اَوجُز السیر لخیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم" تجویز فرمایا اور ساتھ ہی اس بات کا بھی پورا اہتمام کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی کا نقشہ معتبر کتب تاریخ وحدیث کے حوالے سے سامنے آئے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے وصال تک کے تمام واقعات اس رسالہ میں سما گئے ہیں اور ساتھ ہی بعض اہم مباحث کو سہل کرکے اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس مختصر کتاب کو اس قدر قبولیت عطا فرمائی کہ تقریباً ڈھائی لاکھ کے قریب اس کے نسخے کئی مرتبہ شائع ہو کر عوام وخواص میں عام ہو چکے ہیں۔برصغیر پاک وہند کے بہت سے اسکولوں اور دینی مدارس میں یہ کتاب شاملِ نصاب ہے[18]۔

"سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم" میں مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کا منہج اور اسلوبِ تحریر:

آپ نے اس کتاب میں جو منہج وطرز اختیار کیا اس کے متعلق مختصر گزارشات حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ جامعیت واختصار:

مفتی صاحب نے اس کتاب میں جامعیت واختصار کو احسن پیرائے میں سمودیا ہے، جامعیت ایسی کہ چھوٹے سائز کے تقریباً سو صفحات اور پچاسی (۸۵) عنوانات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے تمام اہم واقعات، غزوات، اسفار، معجزات اور اخلاق وخصائل کو بیان کردیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ مخالفین اسلام کے اعتراضات

وشبہات کے کافی شافی جوابات دیے ہیں مثلاً تعدد ازواج پر اعتراضات کے جوابات، اس اعتراض کا جواب کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا اور اسیران جنگ بدر سے معاملہ وغیرہ۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اس کے متعلق لکھتے ہیں:

"(یہ رسالہ) اختصار کے ساتھ جامع اس قدر معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی واقعہ نظر سے اوجھل نہیں ہوا"[19]۔

مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ "سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم "کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"جن حضرات کو مختصر سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھنی ہو وہ اس کا مطالعہ فرمائیں، اختصار کے ساتھ معتمد علیہ اور مستند نقل بھی ان شاء اللہ دستیاب ہو جائے گی"[20]۔

۲۔ بے تکلّفانہ اندازِ بیان اور فصاحت و بلاغت:

مفتی صاحب نے اس کتاب میں نہایت سادہ، سلیس اور عام فہم زبان استعمال کی ہے، اس کا اعتراف مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے ان الفاظ میں کیا ہے:

"۔۔۔خصوصاً عبارات کا انداز جس سے واقعات اصلی حالات پر جاندار نظر آنے لگے"[21]۔

"مضامین پڑھتے وقت بے تکلف ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ہر واقعہ میں، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور واقعات کا معائنہ کر رہا ہوں، اس کا سبب بیان کی بلاغت ہے"[22]۔

۳۔ قدیم وجدید مآخذ سیرت سے استفادہ:

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے اس کتاب کو مستند دستاویز بنانے کے لئے مآخذ سیرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور بہت محتاط انداز سے معتبر کتب سے چھان چھان کر واقعات سپرد قلم کئے ہیں۔ان کتب میں کتبِ ستہ مع شروح، مشکاۃ المصابیح، کنز العمال، خصائص کبری از حافظ سیوطی، مختصر سیرت مغلطائی، سیرت ابنِ ہشام، الاصابہ فی تمییزالصحابہ، فتح الباری، شفاء از قاضی عیاض مع شرح خفاجی، مواہب لدنیہ، سیرت حلبیہ، زاد المعاد از ابن قیم، تاریخ ابن عساکر، سرور المحزون از شاہ ولی اللہ، اوجزالسیر از شیخ ابن فارس اور نشر الطیب از مولانا اشرف علی تھانوی وغیرہ شامل ہیں[23]۔

۴۔ صاحبِ سیرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت:

اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت اور کمال یہ ہے کہ اس کے پڑھنے کے بعد صاحبِ سیرت یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے متعلق واقعات ذہن میں نقش ہو جاتے ہیں، اس بات کا اندازہ کتاب کو پڑھے بغیر لگانا ممکن نہیں۔اس کا اعتراف کئی اہل علم نے کیا ہے حتی کہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے اس سے بڑھ کر ایک بات کہہ دی کہ کتاب پڑھنے کے بعد مؤلف سے محبت میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔

چنانچہ مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

"جب رسالہ ختم کر چکا تو واقعہ کا مرتب نقشہ ایسا مجتمع ہوتا تھا کہ میں خود اس کی کوشش کرتا تو کامیاب نہ ہو سکتا تھا۔۔۔ہر واقعہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی شان نظروں میں سما جاتی ہے کہ پہلے سے بہت زیادہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت قلب میں بڑھ گئی اور یہ سب کچھ اس تالیف کی برکت سے ہوا۔۔۔ہاں ایک بات اور یاد آگئی کہ مؤلف سے محبت بڑھ گئی ہے[24]۔

مولانا عزیز الرحمان عثمانی "سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم "کے متعلق لکھتے ہیں:

"۔۔۔کتاب کے مطالعہ کے بعد آنحضرت کی محبت میں اضافہ اور دو وہ چند ہو جاتا ہے"[25]۔

مفتی محمد شفیع عثمانی کے کتب سیرت پر تبصرے:

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے جہاں سیرت کے موضوع پر مستقل کتب تصنیف فرمائیں ،مقالات لکھے اور خطبات دیئے وہیں انہوں نے ان موضوعات پر چند اہم کتابوں پر تبصرے بھی کیے وہ بھی ریکارڈ کا اہم حصہ ہیں۔

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے ڈاکٹر عبدالحئ عارفی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب "اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "پر کچھ تاثرات قلمبند کیے،اس میں انہوں نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عام مسلمان کی زندگی سے گہرے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے معاشرے کی کچھ غفلت اور ناواقفیت پر روشنی ڈالی اس ضمن میں انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کس طرح ایک مسلمان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا کر اپنی زندگی سنوار سکتا ہے[26]۔

اسی طرح ایک اور کتاب "رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم "پر بھی انہوں نے چند سطور رقم کیں۔اس کتاب کو انہوں نے جمہور اہل السنہ والجماعت کے عقیدے کے مطابق قرار دیا اور تا قیامت جاری رہنے والے سیرت کے فیوض و برکات کا بھی تذکرہ کیا[27]۔

علاوہ ازیں آپ نے متعدد کتبِ سیرت اور ایسی کتب پر تقاریظ،پیش لفظ اور مقالے تحریر فرمائے جو برصغیر میں سیرت نگاری کا اہم حصہ ہیں۔مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ سے ایک صاحب نے ایک ایسی کتاب مرتب کرنے کی فرمائش کی تھی جو آج کے مسلمان کی زندگی کے تمام شعبوں میں ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ دلاسکے،یہ کام مفتی صاحب رحمہ اللہ خود تو نہ کر پائے البتہ اپنے چھوٹے بیٹے مفتی محمد تقی عثمانی کے ذریعے ایک کتابچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر مرتب کروایا،اس کے بارے میں وہ لکھتے ہیں کہ یہ ایک ایسا مجموعہ ہے جسے ایک عام آدمی آسانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور زندگی کے لئے اسلام کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ ہو سکتا ہے[28]۔

نعتیہ کلام:

مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے سیرتِ طیبہ پر خدمات کے علاوہ متعدد نعتیں بھی کہی اور تحریر کیں جو موصوف محترم کی متعلقہ شعبے میں خدمات کا تاریخ ساز باب ہیں۔ان کی بے شمار نعتوں میں سے ایک نعت وہ ہے جو حضرت نے روضۂ اقدس پر حاضری کے موقع پر کہی،وہ ان کے جذبات کی بہترین عکاسی کرتی نظر آتی ہے۔اس نعت سے اندازہ ہوتا ہے کہ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ علمی،فقہی،ملی خدمات کے ساتھ ساتھ ادبی اور شعری ذوق کے بھی حامل تھے۔

پھر پیش نظر گنبد خضراء ہے،حرم ہے — پھر نام خدا،روضہ جنت میں قدم ہے

پھر شکر خدا،سامنے محراب نبی ہے — پھر سر ہے مرا اور ترا نقش قدم ہے

محراب نبی ہے کہ کوئی طور تجلی — دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے

پھر منت دربان کا اعزاز ملا ہے — اب ڈر ہے کسی کا،نہ کسی چیز کا غم ہے

پھر بارگہ سید کونین میں پہنچا — یہ ان کا کرم ان کا کرم ان کا کرم ہے

یہ ذرہ ناچیز ہے خورشید بداماں — دیکھ ان کے غلاموں کا بھی کیا جاہ و حشم ہے

ہر مؤبدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر — کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے
رگ رگ میں محبت ہو رسول عربیؐ کی — جنت کے خزائن کی یہی بیع سلم ہے
وہ رحمت عالم ہے شہ اسود واحمر — وہ سید کونین ہے، آقائے امم ہے
وہ عالَم توحید کا مظہر ہے کہ جس میں — مشرق ہے نہ مغرب ہے، عرب ہے نہ عجم ہے
دل نعت رسول عربی کہنے کو بے چین — عالم ہے تحیر کا، زباں ہے نہ قلم ہے[29]

اس اردو نعت کے علاوہ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے عربی میں بھی نعتیہ کلام پیش کیا۔

عَلَا، فكان قَابَ القوسَيْن منزلةً — قَدْ حَلَّ مِن شرفاتِ المجد أَعْلاها

"ان کی قدر و منزلت اس قدر بلند ہوئی کہ ان کے اور اللہ کے درمیان صرف ایک قوس کا فاصلہ رہ گیا، عظمت و بزرگی کے درجات میں سے بلند ترین درجے سے آپ ہی بہرہ مند ہوئے"۔

نادىٰ، فسَمِع أذنابها صَمم — جلّٰ، فأَعْيَن عَمَى الخلق جلاها

"آپ نے ندادی تو ایسی کہ سماعت سے محروم لوگوں کے کانوں کو بھی سماعت کی دولت بخش دی، آپ نے جلا بخشی تو ایسی کہ مخلوقات میں سے نابینا افراد کو بھی بدرجہ اتم بینائی عطا ہوئی"۔

واهًا! لطيبة ما زالت منورةً — طابت مشارقها من طيب ريّاها

"واہ! کیا بات ہے مدینے کی، جس پر مسلسل انوارات کی بارش ہوتی ہے، جس کی سیرابی کی خوشبو سے چار دانگِ عالم معطر ہے"۔

من للشَّفيع بأسحار بها سلفت — وعيشة في حواليها تولاها

"ان سحر انگیزیوں کے سامنے شفیع کا کون ہے؟ جو گذر گئیں، اور حیات مضطرب اس کے گرد پیچ وتاب کھاتی رہیں"[30]۔

خلاصۂ بحث:

مفتی شفیع رحمہ اللہ ایک بہت بڑی علمی شخصیت تھے، انہوں نے اصلاح امت کے لئے کئی تصانیف تحریر کیں، خاص طور پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم، ہر دل عزیز عنوان اور اس سے متعلق ہمہ جہت موضوعات پر متعدد تصانیف لکھیں اور شائع کیں۔ برصغیر پاک وہند میں سیرت نگاری اور اردو زبان وادب کے کتبِ سیرت کے ذخیرے اور سیرت نگاری میں عمدہ اضافہ فرمایا، آپ کی سیرت نگاری اور کتب سیرت اپنے اسلوب اور منہج کے اعتبار سے بعض ایسی خصوصیات وامتیازات کی حامل ہیں، جو مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کو دیگر سیرت نگاروں میں ممتاز مقام عطا کرتی ہیں۔ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے بالخصوص سیرتِ طیبہ کے غیر مسلم حلقوں، مستشرقین اور تجدد پسندوں کے اعتراضات وشبہات کا مدلل اسلوب میں جواب دیا، قدیم وجدید مصادر ومراجع اور کتب سیرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کرتے ہوئے ایسے سادہ، عام فہم اسلوب میں کتابیں تحریر فرمائیں، جس سے ایک عالم ومحقق سے لے کر عام قاری بھی مستفید ہو سکتا ہے۔ پیش نظر تحقیقی مضمون میں مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کی خدماتِ سیرت کے ساتھ ساتھ آپ کے اسلوب ومنہج، خصائص اور امتیازات کا جائزہ پیش کرتے ہوئے ثابت کیا گیا ہے کہ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ جس طرح علوم اسلامیہ کے دیگر موضوعات پر ایک ممتاز مقام کے حامل تھے وہیں سیرت نگار کے طور پر آپ کی خدمات اسلامی ادب اور برصغیر میں سیرت نگاری کا ایک روشن باب ہیں۔

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] محمد اویس سرور، اسلاف امت کا بچپن، لاہور، بیت العلوم لاہور ۲۰۰۹ء، ص: ۲۴۴، ۲۴۳۔

Muḥammad Awais Sarwar, Aslaf Aimmat ka Bachpan, (Lahore: Bayt al 'Uluwm, 2009), p:243,244.

[2] اکبر شاہ بخاری، بیس علماء حق، لاہور، مکتبہ رحمانیہ، ص: ۲۶۴۔

Akbar Shah Bukhari, Biys 'Ulama' I Ḥaq, (Lahore: Maktabah Raḥmaiyyah), p:264.

[3] اظہار الحسن محمود، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء دیوبند، لاہور، مکتبۃ الحسن، ص: ۲۳۵، ۲۳۸۔

I ẓ ḥ ar al Ḥ assan, ' Ishq I Rasuwl Awr 'Ulama' Diwoband, (Lahore: Maktabah al Ḥassan), p:235-238.

[4] ایضاً حوالہ بالا، ص: ۵۰۲۔

Ibid., p:502.

[5] محمد شفیع، مفتی، ختم نبوت، کراچی مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۰۹ء، ص: ۵۷، ۵۸۔

Muḥammad Shafiy', Muftiy, Khatm I Nabuwwat, (Karachi: Maktabah Ma'arif al Qurān, 2009), p:57,58.

[6] محمد تقی عثمانی، مفتی، مقالاتِ عثمانی، کراچی دائرۃ المعارف، ۲۰۱۷ء، ص: ۵۰۱۔

Muḥammad Taqiy 'Uthmaniy, Maqalat I 'Uthmaniy, (Karacchi: Dai'rah al Ma'arif, 2017), p:501.

[7] عبد الشکور ترمذی، البلاغ، (مشمولہ، مفتی اعظم نمبر)، کراچی، مکتبہ دار العلوم کراچی ۲۰۰۵ء، ۶۲۴: ۱۔

'Abd al Shakuwr Tirmadhi, Al Balagh Karachi (with Mufti 'Azam Number), (Karahi: Maktabah Dar al 'Uluwm, 2005), 1:624.

[8] محمد اشرف خان، مولانا، البلاغ، (مشمولہ، مفتی اعظم نمبر)، ۶۴۰: ۱۔

Muḥammad Ashraf Khan, Al Balagh Karachi (with Muftiy 'Azam Number), 1:640.

[9] محمد تقی عثمانی، مفتی، میرے والد میرے شیخ، کراچی ادارۃ المعارف، ۱۹۹۴ء، ص: ۸۳۔

Muḥammad Taqi 'Uthmani, Mufti, Mayray Walid Mayray Shaiykh, (Karachi: Idarah al Ma'arif, 1994), p:83.

[10] ایضاً، ص: ۸۳۔

Ibid., p:83.

[11] ایضاً، ص: ۸۳۔

Ibid., p:83.

[12] ایضاً، ص: ۸۳۔

Ibid., p:83.

[13] محمد اشرف خان، البلاغ، (مشمولہ، مفتی اعظم نمبر)، کراچی، مکتبہ دار العلوم کراچی، ۲۰۰۵ء، ۵۲۷: ۱۔

Muḥammad Ashraf Khan, Al Balagh Karachi (with Mufti 'Azam Number), 1:527.

[14] ایضاً۔

Ibid.

15 محمد شفیع، مفتی، جواہر الفقہ، کراچی، مکتبہ دار العلوم، ۲۰۱۰ء، ۱۳۳: ۲۔

Mufti Muḥammad Shafi', Jawahir al Fifah, (Karachi: Maktabah Dar al 'Uluwm, 2010), 2:133.

16 منیب احمد، البلاغ، (مشمولہ، مفتی اعظم نمبر)، کراچی، مکتبہ دار العلوم ۲۰۰۵ء، ۵۷۷: ۱۔

Munyb Aḥmad , Al Balagh Karachi (with Muftiy 'Azam Number), (Karachi: Maktabah Dar al 'Uluwm, 2005), 1:577.

17 اقبال قریشی، سیرتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، کراچی، ادارہ اسلامیات، ۱۴۰۴ھ، ص: ۴، ۳۔

Iqbal Qurayshi, Siyrat Rasuwl Akram, (Karachi: Idarah Islamiyat, 1404), p:3,4.

18 منیب احمد، البلاغ، (مشمولہ، مفتی اعظم نمبر)، کراچی، مکتبہ دار العلوم ۲۰۰۵ء، ۵۷۵: ۱۔

Munyb Aḥmad, Al Balagh Karachi (with Mufti 'Azam Number), (Karachi: Maktabah Dar al 'Uluwm, 2005), 1:575.

19 اشرف علی تھانوی، مولانا، تقریظ سیرت خاتم الانبیاء، کراچی، دار الاشاعت، ۲۰۱۴ء، ص: ۷۔

Ashraf 'Aliy Thanawiy, Mawlana, Taqriyẓ Siyrat Khatam al Anbiya', (Karachi: Dar al Aisha'at, 2014), p:7.

20 انور شاہ کشمیری، مولانا، تقریظ سیرت خاتم الانبیاء، کراچی، ص: ۱۰۔

Anwar Shah Kashmiyriy, Mawlana, Taqriyẓ Siyrat Khatam al Anbiya', (Karachi: Dar al Aisha'at, 2014), p:10.

21 اشرف علی تھانوی، مولانا، مکتوب بنام مفتی محمد شفیع، البلاغ، (مشمولہ، مفتی اعظم نمبر)، ۵۶۲: ۱۔

Ashraf 'Ali Thanawi, Mawlana, Maktuwb Banam Mufti Muḥammad Shafi', Al Balagh Karachi (with Mufti 'Azam Number), 1:562.

22 اشرف علی تھانوی، مولانا، تقریظ سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، ص: ۷۔

Ashraf 'Aliy Thanawiy, Mawlana, Taqriyẓ Siyrat Khatam al Anbiya', p:7.

23 اقبال قریشی، سیرتِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، کراچی، ادارہ اسلامیات، ۱۴۰۴ھ، ص: ۲۳۔

Iqbal Qurayshiy, Siyrat Rasuwl Akram, (Karachi: Idarah Islamiyat, 1404), p:23.

24 اشرف علی تھانوی، مولانا، تقریظ سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، ص: ۷۔

Ashraf 'Aliy Thanawiy, Mawlana, Taqriyẓ Siyrat Khatam al Anbiya', p:7.

25 عزیز الرحمٰن عثمانی، مولانا، تقریظ سیرت خاتم الانبیاء، ص: ۹۔

'Aziyz al Raḥman, Muwlana, Taqriyẓ Siyrat Khatam al Anbiya', p:9.

26 محمد شفیع، مفتی، تاثرات مفتی اعظم، کراچی مکتبۃ الایمان، ص: ۳۲، ۳۱۔

Muḥammad Shafi', Mufti, Ta'thurat Mufti 'Azam, (Karachi: Maktabah al Eimayn, p:31,32.

27 ایضاً، ص: ۲۲۰۔

Ibid., p:220.

28 ایضاً، ص: ۱۷۹۔

Ibid., p:179.

29 محمد شفیع، مفتی، علمی کشکول، کراچی، دار الاشاعت، ۲۰۱۶ء، ص: ۲۹۱، ۲۹۲۔

Muḥammad Shafi', Mufti, 'Ilmiy Kashkwl, (Karachi: Dar al Isha'at, 2016), p:291,292.

[30] محمد تقی عثمانی، مفتی، مقالاتِ عثمانی، دائرۃ المعارف، کراچی، ۲۰۱۷ء، ص:۵۰۸۔

Muḥammad Taqi 'Uthmani, Maqalat I 'Uthmani, (Karachi: Dai'rah al Ma'arif, 2017), p:508.